

فوری معلوماتی نظام کا معاملہ

The Case Of Livewire Information System

ڈاکٹر اشونی کمار کو کمرشل شعبے کے ڈپٹی جنرل مینیجر (DGM) نے ایک کمپیوٹرائزڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (MIS) بنانے کا کام دیا تھا۔ اس سے پہلے یہ شعبہ مکمل طور پر کاغذات اور فائلوں کے ذریعے سے کام کر رہا تھا۔ ڈاکٹر کمار ابھی حال ہی میں اسٹڈی لیو کے بعد دفتر واپس آئے تھے۔ ایک نوجوان ساتھی جو ڈاکٹر کمار کو بہت پسند تھا نے ہنستے ہوئے کہا ”آپ یہاں پر ایک اچھا کمپیوٹرائزڈ سسٹم نہیں بنا سکتے“۔ ڈاکٹر کمار اُس وقت اس مذاق کو سمجھ نہیں پائے، لیکن بعد میں انہیں یہ بات تب سمجھ میں آئی جب وہ خود اس صورتحال سے گذرے۔

کمپنی نے حال ہی میں ایک دوسری کمپنی خریدی تھی، اس کمپنی کے پاس ہر مرحلے پر لین دین اور کارکردگی کا دستاویز رکھنے کا ایک باقاعدہ اور منظم نظام تھا، کیونکہ اس میں انگریز شراکت دار شامل تھا۔ لیکن مالکانہ کمپنی میں روسی شراکت دار تھا اور زبان کے مسائل کی وجہ سے ایسا منظم نظام یہاں نہیں بن پایا تھا۔ اس لیے یہاں زیادہ تر معلومات زبانی اور غیر رسمی طریقے سے چلتی تھیں۔

مسٹر یوگیش کو نئی کمپنی کے اندر پلانٹ سے یہاں تجربہ کار کاروباری انجینئر کے طور پر لایا گیا تھا۔ وہ کاروباری انجینئر مسٹر راستوگی کی جگہ آئے تھے، جو پہلے موٹر سیکشن میں ڈی جی ایم کی قابل بھروسہ معاون تھے۔ ایک دن ڈی جی ایم نے مسٹر یوگیش کو بلا کر پوچھا:

ڈی جی ایم: ”پچھلے مہینے موٹرز کی کل تعداد (پیداوار) کتنی تھی؟“

مسٹر یوگیش: ”سر، میں فائلز دیکھ کر آپ کو بتاتا ہوں۔“

ڈی جی ایم: ”کیا مطلب، آپ کو اپنی نہیں ہے؟ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ مجھے فوراً جواب چاہیے۔ مسٹر راستوگی کو بلاؤ۔“

مسٹر راستوگی آئے۔

ڈی جی ایم: ”مسٹر راستوگی پچھلے مہینے موٹرز کی کل تعداد (پیداوار) کتنی تھی؟“

مسٹر راستوگی: ”اپنی ڈائری کی ورق گردانی کرنے لگے“ ”سر، ۲۴ موٹرز تھیں۔“

ڈی جی ایم: ”دیکھئے مسٹر یوگیش مجھے مسٹر راستوگی جیسے حاضر جواب اور قابل لوگ چاہیے۔“

ڈاکٹر کمار جو مسٹر راستوگی کے بغل میں کھڑے تھے نے دیکھا کہ راستوگی کی ڈائری کا وہ صفحہ خالی تھا جس کو دیکھ کر انہوں نے جواب دیا تھا، مسٹر راستوگی کے پاس جانکاری ہوتی کیسے جب موٹرز کی خرید و فروخت سے اُن کا کوئی واسطہ ہی نہیں تھا اب؟

ڈاکٹر کمار نے کمپیوٹر پر مبنی MIS بنانے کی کوشش کا کام جاری رکھا۔ کمپنی صنعتی صارفین کو تھرمل اور ہائیڈ پاور پلانٹس کے لیے مختلف آلات، موٹرز اور کنٹرول سسٹمز فراہم کرتی تھی۔

پرزے اور تیار شدہ یونٹس کا سائڈ اور قیمت مختلف ہوتی تھی، جو چند ہزار سے لے لاکھوں روپے تک ہوتی تھی۔ ہر سال ایسے ہزاروں چیزیں فراہم کیے جاتے تھے۔ ڈاکٹر کمار نے ایسا کمپیوٹر پروگرام تیار کیا جو پروڈکشن ڈیپارٹمنٹ سے عداد و شمار جمع کرتے تھے، ہر چیز کی مالیت نکالتے، انہیں مختلف مدوں میں جمع کرتے، بجٹ سے موازنہ کرتے اور فرق نکال کر حتمی پیداوار کی رپوٹ تیار کرتے۔

سسٹم کو آزمانے کے لیے ڈاکٹر کمار نے ورکشاپ کے نگران سے کہا کہ وہ پچھلے مہینے کے مختلف پرزوں اور تیار شدہ یونٹس کی پیداوار کے اعداد و شمار دے۔ نگران نے پوچھا ”کون سے اعداد و شمار؟“۔ ڈاکٹر کمار حیران ہوئے اور بولے ”کیا ایک سے زیادہ اعداد و شمار ہوتے ہیں؟“۔ نگران نے جواب دیا ”جی سر، آپ اصل اعداد و شمار چاہتے ہیں یا وہ جو ہم رپوٹ کرتے ہیں؟ ہر مہینے جو ہم اعداد و شمار دیتے ہیں وہ ضروری نہیں کہ صحیح ہو“۔ یہ سن کر ڈاکٹر کمار حیران رہ گئے اور بولے ”مجھے اصل اعداد و شمار چاہیے“۔ اعداد و شمار حاصل کرنے کے بعد انہوں نے حتمی رپوٹ مکمل کی اور اس کا پرنٹ آؤٹ ڈی جی ایم کو دے دیا۔

ڈی جی ایم رپوٹ دیکھ کر ناراض ہو گئے اور ڈاکٹر کمار سے مخاطب ہو کر بولے:

”کیا؟ پچھلے مہینے کی کارکردگی صرف ۷۰ فیصد ہے؟ میں یہ ایگزیکٹوڈائریکٹر کو نہیں دکھا سکتا، وہ مجھے مار دے گا۔ کچھ کرو تا کہ یہ کم سے کم ۹۰ فیصد تک ہو جائے۔“

ڈاکٹر کمار پریشان ہو گئے ڈی جی ایم کا جواب سن کر۔ وہ حیران ہو گئے کہ کیسے کیا جائے جو ڈی جی ایم نے کرنے کو کہا، خاص کر جب ہزاروں پرزے اور تیار شدہ یونٹس شامل تھے۔ فائلوں اور کاغذات میں مجموعی سطح پر پیداوار کو گوشوارہ کے قریب دکھانا ممکن ہو سکتا تھا، لیکن کمپیوٹرز ڈ نظام میں اعداد و شمار کو کیسے بدلا جاسکتا ہے۔

اس لیے جب نئی کمپنی سے آئے ہوئے ایک جنرل مینیجر نے عہدہ سنبھالا تو اپنی پہلی تقریر میں انہوں نے کہا: ”آپ لوگوں نے اتنی زیادہ غلط رپورٹنگ کی ہے اگر ہمیں حقیقی اور دیکھائی گی پیداوار کے فرق کو پورا کرنا پڑے تو ہمیں ایک پورا ایک سال پیداوار بند رکھنی پڑے گی۔“